

پندرہ دن بنام پیش برس

پاکستان میں حکومت بنانی اور اسے چلانا بے حد مشکل کام ہے۔ اصل امر یہ ہے کہ گزشتہ پیشیں برسوں کی بے ترتیبی کی بدولت ملک کو صحیح طریقے سے چلانا "ناممکن" ہو چکا ہے۔ کسی فرشتہ کو بھی مستند اقتدار پر بٹھادیں۔ صرف تین چار دن میں، ناراض زمینی دیوتا اسکے پر جلا ڈالیں گے۔ اسکی تمام نیکی کو گناہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کچھ دن کے بعد، عام لوگوں میں ایک تاثر پھیلا دیا جائیگا کہ اس فرشتے کو حکومت کرنے کا موقع دینا ہی غلط فیصلہ تھا۔ یہ سب کچھ بر باد کر دیگا۔ یہ زمینی دیوتا، اس بُدھی حکومت ملک میں ہر کام کرنے اور کروانے کی استطاعت حاصل کر چکے ہیں۔ ہاں، انکے ذہن میں ایک خوف ہے کہ اگر خدا نخواستہ، اس ملک میں ایک اچھی حکومت آگئی، تو انکے اعمال ناموں کے کھربوں روپوں کا حساب کون دیگا۔ غور سے سمجھیے، اس وقت ہوش ربا کر پیش کے پیسوں کو بچانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس شترنج پر پہلی چال چلی جا چکی ہے۔ کامیاب چال۔ باخبر لوگوں سے مخاطب ہوں۔

عمران خان ہرگز فرشتہ نہیں ہے۔ مگر اسکی دیانت داری، مسلمه ہے۔ بذاتِ خود حکومت کرنے کا تجربہ اسے حاصل نہیں۔ مگر یہ تو کام کرنے سے آتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے غلطیاں اور پھر انہیں ٹھیک کرنے سے پختہ ہوتا ہے۔ کیا کوئی انسان ہے جو تیرا کی، کتابیں پڑھ کر سیکھ سکے۔ تیرا کی کیلئے پانی میں اُترنا لازم ہے۔ گورنمنٹ بالکل ایسی ہی چیز ہے۔ بہترین سیاستدان جب حکومت کرنی شروع کرتا ہے تو اس سے فاش غلطیاں سر زد ہونے کا امکان ہے۔ بلکہ چیم ہوتی ہیں۔ مگر یہ اس نکتے کی دلیل ہے کہ اس شخص نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ آہستہ آہستہ، اسکی ذات میں اتنی سرکاری سنجیدگی آ جاتی ہے کہ اکثر معاملات بہتری کی طرف چلے جاتے ہیں۔ مسئلہ صرف اور صرف وقت کا ہے۔ ہمارے ملک کے چند سرکردہ سیاستدان موجودہ حکومت کو یہ وقت دینے کیلئے تیار نہیں۔ کیونکہ انہیں اندر سے معلوم ہے کہ اگر تحریک انصاف کی حکومت امور سرکاری سمجھ گئی تو ان کرائے کے لوگوں کی مستقل چھٹی ہو جائیگی۔ انکی خدمت اور شفافیت کے دعوے، جب احتساب کی بارش میں برہنہ ہونے نگے تو لوگوں کی آنکھیں پھٹ جائیں گی۔ کیونکہ جسے یہ خدمت کا البادہ پہنا کر پیش کر رہے تھے، وہ تو کرپشن کا بُت تھا جو عوام کی نظر وہ سے قصد آچپا یا جارہا تھا۔

چھوٹی باتیں نہیں کرنا چاہتا۔ اس وقت، عمران خان کو بنی گالہ آنے جانے کیلئے ہیلی کا پڑکے استعمال پر بے رحمانہ تقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اس ایشور پر گز ارشات پیش کروں۔ ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دس برس کے پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کا پڑوں اور جیٹ طیاروں کی "لاگ بکس" کو غیر جانبدار مستند صحافیوں، ریڈر سپریم کورٹ کے جھوٹ اور سکھ بندایماندار لوگوں کے پیش کے سامنے پیش کریں۔ نام اپوزیشن کی پارٹیوں سے لیے جائیں۔ ہاں، اس میں مرکزی حکومت کے گزشتہ پانچ سال میں بھی سرکاری طیاروں کے استعمال کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اگر ان نتائج اور معلومات کے سامنے آنے سے لوگوں کی چینیں نہ نکل جائیں، تو میں سزا بھگتے کیلئے تیار ہوں۔ وزراء اعلیٰ اور وزیر اعظم تو دور کی بات۔ انکے ذاتی ملازم، مینیجر، اہل خانہ، عزیز، رشته دار، دوست، دوستوں کے دوست ان جہازوں کو اس طرح استعمال کرتے رہے ہیں جیسے کوئی شخص سائیکل استعمال کرتا ہے۔ یہ سیاسی

قائدین، ذاتی مہمانوں اور "خاص خواتین" کو بلوانے کیلئے بھی سرکاری جہاز استعمال کرتے رہے ہیں۔ "لاگ بگس" کو چھوڑ دیئے۔ جہاز کے پائلٹوں اور عملہ کو اعتماد میں لیکر پوچھیں، کہ محترم، دس سال ایک اور پانچ برس ایک، کون خوش قسمت ان جہازوں میں آتے جاتے رہے ہیں۔ جواب سنکر ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔ اس درجہ سفا کی سے سرکاری جہاز استعمال کیے گئے ہیں کہ دل دکھتا ہے۔ پنجاب، سندھ اور مرکز میں معاملات ملکی طور پر یکساں تھے۔ عمران خان پر ضرور تقدیم کریں۔ مگر جائز تقدیم فرمائیے۔ پچھن روپے فی کلو میٹر کی بات پر بے جا ٹھٹھے اڑایا جا رہا ہے۔ کسی ایوی ایشن ایکسپرٹ سے پوچھ لیجئے۔ وزیر اعظم کا بنی گالہ تک سفر، بذریعہ سڑک کے سفر سے حد درجہ ستا پڑتا ہے یا نہیں۔ اسکے علاوہ جائز طریقے سے سرکاری وسائل کو استعمال وزیر اعظم کا قانونی حق ہے۔

تحریک انصاف کے خلاف اس وقت میڈیا میں ایک یکطری فڑیگ چلانی جا رہی ہے۔ وجہات پر غور کیجئے۔ ملک کے دواہم ترین میڈیا گروپ، گزشتہ حکومت سے نواز شاہ کی بارش سے شرابوں ہو چکے ہیں۔ کئی ایسے مستند ترین صحافی اور اینکر حضرات بھی ہیں، جنہوں نے غربت سے امارت کا سفر، انہی دس برسوں میں طے کیا ہے۔ ذہن میں ہونا چاہیے کہ گزشتہ حکومت کی میڈیا پر بے حد سرمایہ کاری ہے۔ انہیں اربوں نہیں، کھربوں روپے دیے گئے ہیں۔ کچھ پبلیٹی کی مد میں، مگر بہت کچھ در پردہ بلکہ پوشیدہ۔ مسلم لیگ ن کا میڈیا سیل آج بھی چل رہا ہے۔ خود بتائیے۔ کہ میڈیا کے ان لوگوں کو جن کامنہ موتیوں اور جواہرات سے بھر دیا گیا تھا، کیا اس حکومت کی کسی طرح بھی تعریف کریں گے۔ ہرگز نہیں۔ بالکل نہیں۔ یہ لکھنے بھی اہم ہے کہ در دل رکھنے والے ایماندار صحافی بھی ہیں جو جائز تقدیم کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر کے پاس مکمل حقوق ہی نہیں پہنچتے۔ لہذا، وہ دیانت داری سے اپنا کام سرانجام دیتے ہوئے بھی، عملیت پسند لوگوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ یہ صورتحال آہستہ آہستہ، وقت کے ساتھ بہتر ہوتی جائیگی۔ کیونکہ حقوق کے ساتھ بہت عرصے تک کھیلنا نہیں جاسکتا۔

حالیہ بیورو کریمی کے نازک معاملات کی طرف آتا ہوں۔ آپکو ایک امر سمجھنا چاہیے۔ گزشتہ دس برس میں، پنجاب کی حکومت نے ایسے کسی افسر کو ترقی ہی نہیں دی، جو نسبتاً نیوٹرل ذہن کا انسان تھا۔ آزاد رائے اور طرزِ عمل کو اس طریقے سے کچلا گیا کہ صرف اور صرف سرکاری غلاموں کا ایک گروہ ترتیب دیا گیا جو ہر طریقے سے "ایک خاندان" کے وفادار ہوں۔ یہ تمام کام، سینٹرل سلیکشن بورڈ میں چیف سیکرٹریز کے ذریعے کیا گیا۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے سیکرٹری، سیکرٹری اسٹبلشمنٹ کو ایک فہرست دے دیتے تھے کہ فلاں افسر کو ترقی دینی ہے اور فلاں کو "سپر سیڈ" کرنا ہے۔ میرٹ کا یہ قتل پورے دس برس ہوتا رہا ہے۔ لہذا، اب جو گریڈ بائیس کے افسر، عمران خان کو ملے ہیں۔ ان میں سے اکثریت، ایک منفرد طریقے سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔ نام نہیں لکھنا چاہتا۔ ان میں سے چند افسران جو اپنے حق میں کالم بھی لکھوار ہے ہیں، شدید مالی جرائم میں ملوث رہے ہیں۔ انہوں نے کھربوں روپے کی بے ضابطگیاں کی ہیں۔ نیب انکے معاملات کی تفتیش کر رہا ہے۔ انہوں نے دونوں ہاتھوں سے ملکی وسائل کو لوٹا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے چند جید کالم نگار، مکمل صورتحال کو جانے بغیر، انکی تعریف کر رہے ہیں۔ ان دوستوں سے استدعا ہے، کہ ذرا مکمل معاملات کی چھان بین کر لیں، پھر اگر یہ پارس انکے، تو بالکل تعریف کریں۔ مگر اس وقت، جب یہ لوگ نیپر تفتیش ہیں، انکو اس طرح اپنے قلم سے پر و موت نہ کریں۔

عمران خان کو چاہیے کہ فوری طور پر "پر و موت" بولائے۔ ایماندار اور یا ضت کش افسروں کو ترقی دیکر اپنی نئی ٹیم کا حصہ

بنائے۔ ان "گرو" افسروں سے نجات حاصل کرے۔ ورنہ یہ، "نیا پاکستان" اس طرح چکنا چور کر بینگے کہ اسکی کر چیاں تحریک انصاف کے لوگوں اور ان سے انسیت رکھنے والوں کی روح کو بھی لہو لہان کر دینگی۔ معلوم ہے کہ اس تجویز کی بھی مخالفت ہو گی۔ کیونکہ نئی ٹیم آنے سے "پرانے درندوں" کو گوشت ملنا بند ہو جائیگا۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ ابھی تو مکمل طور پر شروعات ہیں۔

میدیا میں دیگر معاملات کو آگے لایا جا رہا ہے۔ یہی بات تو یہ، کہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ عمران خان، "وزیر اعظم میٹریل" نہیں ہے۔ غیر متعصب طریقے سے معاملے کو دیکھیے۔ پاکستان کی سب سے طاقتور پہچان اور قابل عزت شخصیت، وزیر اعظم میٹریل نہیں، تو کیا پھر صرف مخصوص خاندان اور انکے چیلوں کو ہی حکومت کرنے کا حق ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ کیا سابقہ وزیر اعظم، فائل پڑھنے اور اس پر فیصلہ لکھنے کی ذہنی قوت رکھتے تھے۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ وہ کسی قسم کے فیصلے کرنے پر وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ سارے فیصلے انکے طاف کے ذمہ تھے۔ نواز شریف سے نسلک افسروں نے وہ گل کھلائے ہیں کہ آج کچھ پابند سلاسل ہیں اور چند گرفتار ہونے والے ہیں۔ اگر "عمران خان" جیسی قداً و شخصیت، وزیر اعظم بننے کا اہل نہیں تو پھر ہمیں اپنے وزیر اعظم، امپورٹ کرنے پڑیں گے۔ کیونکہ پھر تو کوئی بھی مقامی سیاستدان، وزیر اعظم میٹریل کی تعریف پر پورا نہیں اُترتا۔

دوسری بات، ایک کام اور کیا جا رہا ہے کہ عمران کی سیاسی ٹیم کے متعلق تاثر دیا جا رہا ہے کہ وہ معاملات کو صحیح نہیں ہیں اور کام نہیں کر سکتے۔ مرکزی سطح پر آپ وزراء کو دیکھیے۔ ان میں اکثریت منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ کئی جگہ بہر حال، سیاسی مصلحتیں بھی سامنے رکھی گئی ہیں۔ مگر اکثریت وزراء متوازن شخصیات ہیں۔ تیسرا بات، ان وزراء میں سے جو کوئی تیزی سے کام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس پر بے رحمانہ تنقید ہو رہی ہے۔ اگر ایک ٹریفک وارڈن، مرکزی وزیر کے آنے کیلئے موڑ سائیکلیں ہٹا رہا ہے، تو اس کا نشیبل کو بھی قومی مجرم ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی صوبائی وزیر، فیصل آباد میں کسی دوست کے گھر، ذاتی کھانے پر جا رہا ہے تو گھر کی ڈشون کی تعداد گئی جا رہی ہے۔ گاڑیوں کی تعداد بھی منفی طریقے سے پیش کی جا رہی ہے۔ یعنی ہر وہ بات، جو غیر اہم ہے یا اتنی اہم نہیں ہے، اسکے متعلق ایک خاص زاویہ سے منفی تاثر دیا جا رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وزیر اعظم کی ذاتی سیکیورٹی کے متعلق بھی ایک ایسا نکتہ اٹھایا جا رہا ہے کہ وہ "سیکیورٹی" سے بھی دست بردار ہو جائے۔

در اصل، پنجاب کے کچھ سیاسی لوگ، حکومت کرنے کو پناہ آتی حق صحیح ہیں۔ پنیس برس میں ان لوگوں کی جڑیں، برگد کے درخت کی طرح، ہر جگہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ادارے ابھی تک یقین نہیں کر پا رہے کہ انکا دور ختم ہو چکا ہے۔ انکے وفادار لوگ ہر طریقے سے ابترتا ثردیے جا رہے ہیں۔ ہر ایک کو ذاتی قلق ہے کہ یہ سب کچھ کیسے بدلتے گیا۔ دل تھام کر بتائیے، کہ کیا پندرہ دن کی حکومتی کارکردگی کو گزشتہ پنیس برس کے سر کاری کام کے مقابل میں پیش کرنا جائز ہے۔ مناسب ہے۔ اعلیٰ تہذیبی روایات کا حامل ہے۔ ہرگز نہیں۔ عمران خان کو وقت دیجئے۔ پھر ضرور تنقید یا تعریف کیجئے۔ مگرنا انصافی نہ کیجئے، جو اس وقت کی جا رہی ہے۔